130136 ـ نذر کا روزہ شوال کے چھ روزں پر مقدم ہوگا

سوال

میں بیمار ہوگئی تو میں نے نذر مانی کہ اگر مجھے شفایابی مل گئی تو میں پندرہ دن کے روزے رکھوں گی، لیکن اس کے لیے میں نے وقت کی تحدید نہ کی کہ کسی بھی وقت رکھ سکتی ہوں، الحمد للہ مجھے شفا حاصل ہوگئی اور میں نے رجب میں روزے رکھنے شروع کر دیے، پانچ روزے رکھے اور تھك گئی پھر پانچ روزے شعبان میں رکھے، اور رمضان آ گیا تو میں نے رمضان المبارك کے روزے رکھے، اور اب ہم شوال کے مہینہ میں ہیں کیا پہلے میں شوال کے چھ روزے رکھوں یا کہ کے نذر کے باقی مانندہ پانچ روزے پہلے رکھوں، برائے مہربانی مجھے معلومات فراہم کریں، اللہ تعالی آپ کو برکت سے نوازے .

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

آپ کو چاہیے کہ پہلے اپنی نذر کے روزے رکھیں، اور پھر بعد میں اگر شوال کے چھ روزے رکھنے ممکن ہوں تو شوال کے چھ روزے رکھ لیں، اور اگر نہ بھی رکھیں تو اس میں کوئی حرج نہیں، کیونکہ شوال کے چھ روزے مستحب ہیں واجب نہیں.

لیکن نذر کے روزے فرض و واجب ہیں، اس لیے آپ پر واجب ہے کہ آپ نفلی روزوں سے پہلے فرض کی ابتدا کریں، اور اگر آپ نے پندرہ روزے مسلسل یعنی تسلسل کے ساتھ پندرہ روزے رکھنے کی نیت کی تھی تو پھر یہ تسلسل کے سا تھ رکھنا ضروری ہیں، اور آپ کے لیے جائز نہیں کہ آپ علیحدہ علیحدہ روزے رکھیں کبھی پانچ اور کبھی کم یا زیادہ اس طرح پہلے روزے رائیگاں ہونگے.

لیکن اگر آپ نے غیر مسلسل روزے رکھنے کی نیت کی تھی تو آپ پر باقی مانندہ پانچ روزے مکمل کرنا واجب ہیں اس طرح ان شاء اللہ آپ کی نذر کے روزے پورے ہو جائیں گے.

اور آپ کو اس کے بعد نذر نہیں ماننی چاہیے، کیونکہ نذر نہیں چاہیے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" تم نذر مت مانو، کیونکہ نذر تقدیر میں سے کچھ واپس نہیں لاتی، بلکہ یہ تو بخیل سے نکالنے کا ایك بہانہ ہے "

اس لیے نہ تو کسی مریض کو نذر ماننی چاہیے اور نہ ہی تندرست کو، لیکن جب کوئی انسان اللہ کی اطاعت کی نذر

مانے تو اس کے لیے وہ نذر پوری کرنی واجب ہے، مثلا روزے اور نماز کی نذر.

اس لیے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جس کسی نے بھی اللہ کی اطاعت کی نذر مانی تو اسے چاہیے کہ وہ اللہ کی اطاعت کرے، اور جس نے اللہ کی نافرمانی کی نذر مانی تو وہ اللہ کی نافرمانی مت کرے "

اسے امام بخاری نے صحیح بخاری میں روایت کیا ہے.

اس لیے اگر کسی انسان نے کچھ محدود ایام کے روزے رکھنے کی نذر مانی یا پھر دو رکعت نما زکی یا صدقہ کرنے کی نذر مانی تو اس نے اطاعت کی جو نذر مانی ہے اسے پورا کرنا لازم ہے؛ کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی نے مومنوں کی مدح اور تعریف کرتے ہوئے فرمایا ہے:

وہ نذریں پوری کرتے ہیں، اور اس دن سے ڈرتے ہیں جس کی برائی چاروں طرف پھیل جانے والی ہے الدھر (7).

اور اس لیے بھی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نذر پوری کرنے کا حکم دیا ہے، جیسا کہ مندرجہ بالا حدیث میں بیان ہوا ہے، اس لیے نذر شفایابی کا سبب نہیں، اور نہ ہی یہ مطلوبہ حاجت و ضرورت پوری کرنے کا سبب ہے، اس لیے اس کی کوئی ضرورت ہی نہیں.

لیکن یہ ایسی چیز ہے جو انسان اپنے لیے لازم کرتا ہے اور اس طرح بخیل سے نکالا جاتا ہے، پھر اس کے بعد وہ نادم ہوتا اور حرج میں پڑ جاتا ہے کہ کاش وہ نذر نہ ہی مانتا.

اس لیے الحمد للہ شریعت مطہرہ وہ کچھ لائی ہے جو لوگوں کے زیادہ بہتر اور فائدہ مند ہے اور وہ نذر ممنوع ہے کہ نذر نہ مانی جائے " انتہی

فضیلۃ الشیخ عبد العزیز بن باز رحمہ اللہ.